Presented By: https://jafrilibrary.com

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۲۵۱

یزید اور جنگ قسطنطنیہ

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی دام ظلہ

مجتہد العصر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۴۲۱

یزید اور جنگ قسطنطنیہ

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا السید علی نقی النقوی مدظلہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت :- ۱۲ نئے پیسے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تعارف

سرکار سید العلماء دام ظلہ کا یہ گراں قدر مقالہ اس سے قبل معرقہ جریدہ سرفراز کے محرم نمبر ۱۳۸۴ھ میں شائع ہو چکا ہے اور امسال ہم اس کو اپنے حسینی لٹریچر میں شامل کرکے بصورت رسالہ شائع کر رہے ہیں یقین ہے کہ عاشقان حسین مظلوم اس رسالہ کی بھی کثیر سے کثیر تعداد زمانہ عزا میں تقسیم فرما کر عنداللہ وعندالرسولؐ ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر
سید ابن حسین نقوی عفی عنہ
آنریری سکریٹری امامیہ مشن
لکھنؤ ۳

محرم ۱۳۸۵ھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

یا

جنگ قسطنطنیہ

حامیان یزید کو، یزید کی بد انجامی کے احساس کی بناء پر تیرہ سو برس سے جو فکر لاحق ہے اس کے نتیجہ میں بڑی کدو کاوش کے بعد انھوں نے اس کی "مغفرت" کے لئے صحیح بخاری سے جو سند حاصل کی ہے، اور جسے اس چودھویں صدی میں محمود احمد عباسی نے بھی "جہاد قسطنطنیہ و بشارت مغفرت" کی سرخی قائم کر کے درج کیا ہے، وہ یہ موضوع حدیث ہے کہ اول "جیش من امتی یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم" اور جب تنہا حدیث کے الفاظ اثبات مطلب کیلئے کچھ ناکافی ثابت ہوئے، تو شارحین بخاری کے بیان سے مدد لی جاتی ہے، کہ قسطلانی نے اس حدیث کے حاشیہ میں لکھا ہے، کہ اس سے مراد رومی نصرانیت کا صدر مقام قسطنطنیہ ہے، اور ابن حجر شارح بخاری نے لکھا ہے کہ یہ حدیث معاویہ اور ان کے فرزند یزید کی منقبت میں ہے، اور پھر اس کے لئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کسی ام حرام کی یہ روایت بھی تلاش کرلی کہ ان کے گھر میں رسولؐ نے قیلولہ فرمایا تھا، اور خواب میں معاویہ کے بحری جہاد کا نقشہ دیکھا اور فرمایا کہ میری امت کی پہلی فوج جو بحری جہاد کرے گی، اس پر جنت واجب ہے۔ اور ابن کثیر شامی کہتے ہیں کہ ام حرام نے جب یہ بشارت سنی تو رسولؐ سے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ میں بھی ان میں شامل ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بھی اس میں شامل ہو گی۔ پھر ابن کثیر شامی اور ابن تیمیہ شامی کے شاگرد ذہبی کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ بھی اس جنگ میں شریک تھے۔ اس طرح گویا قاتل و مقتول دونوں کے جنتی ہونے کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

حالانکہ اول تو اس حدیث کے راویوں کو جانچنا چاہیئے، پتہ چلے گا کہ ان میں کئی آدمی ناصبی ہیں، جو علانیہ اہل بیت رسولؐ کے دشمن تھے۔ چنانچہ فاضل ہم عصر نہال احمد صاحب حنفی اپنی کتاب "ناصبان ملک عضوض" صـ ۲۷۲ پر لکھتے ہیں اس روایت کے چاروں راویاں آخر اسحٰق و یحییٰ و ثور و خالد بن محمد مجروح و مقدوح ہیں۔ ان میں سے تین تو قدری اور ناصبی بھی ہیں، اور ارسال سے بھی کام لیا گیا ہے، اور سب دمشقی و حمصی بھی ہیں، جہاں بنی امیہ کی پروردہ نسلیں آباد تھیں، اور ان کی رگوں میں بنی امیہ کا کھلایا ہوا نمک دوڑ رہا تھا۔"

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر یہ کہ جب بات تاریخ سے بڑھ کر حدیث تک پہنچ گئی، تو یہ ایک حدیث اگر بظاہر مغفرت بتاتی بھی ہو، اور وہ بھی اپنے عام الفاظ کی بنا پر تو یہ دیکھنا پڑے گا، کہ اس کے بالمقابل ایسے دوسرے احادیث تو نہیں ہیں، جو خواہ سندی طور پر قابل ترجیح ہونے کی وجہ سے اس حدیث کے مطروح و متروک قرار دینے کے باعث ہو جائیں، اور خواہ دلالت میں قوی ہونے کی وجہ سے اس کے اطلاق میں تقیید، یا عموم میں تخصیص کا باعث ہوں۔ چنانچہ علامہ قسطلانی نے جن کا حوالہ دے کر عباسی صاحب نے مہلب کا استدلال مفید مطلب ہونے کی وجہ سے نقل کر دیا، جو اس کی رد و رج کی ہے وہ یہی ہے کہ:-

اجیب بان ھذا اجار علی طریق الحمیة لبنی اُمیة ولا یلزم من دخوله فی ذلك العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا خلاف ان قوله علیه السلام مغفور لهم مشروط بکونه من اهل المغفرة حتی لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم ید خل فی ذلك العموم اتفاقا قاله ابن المنیر۔

(قسطلانی ج ۵ ص۱۲۴)

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ استدلال صرف بنی امیہ کی طرفداری کی بنا پر ہے۔ عموم الفاظ میں اس کے داخل ہونے سے یہ لازم نہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آتا کہ وہ کسی دلیل خاص کی بنار پر اس سے خارج نہ ہو سکے اس لئے کہ بالاتفاق حضرت کے اس ارشاد میں کہ وہ بخشے جائیں گے، یہ شرط ہے کہ وہ بخشش کے قابل ہوں، یہاں تک کہ اگر اس جنگ میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی بعد میں مرتد ہو جائے تو وہ بالاتفاق اس عام حکم میں داخل نہ ہو گا۔ یہ ابن منیر نے کہا ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، بانی دارالعلوم دیوبند کا ارشاد جسے شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے درج کیا ہے مولانا مدنی ہی کے ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ ہو۔

"غایۃ ما فی الباب بر سبب خرابی ہائے پنہانی کہ داشت، ہمچو منافقاں کہ در بیعت الرضوان شریک بودند بوجہ نفاق رضوان اللہ نصیب ایشاں نہ شد یزید ہم از فضائل ایں بشارت محروم ماند انتہی کلامہ علیہ الرحمہ) یعنی جس طرح بیعت رضوان میں منافقین شریک ہوئے، اور اپنے نفاق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل نہ کر سکے، یزید بھی اپنی اندرونی خرابیوں کے باعث اس بشارت کی فضیلت سے محروم رہا۔

(قاسم العلوم نمبر ۴ صفحہ ۱۳)

(منقول از مکتوبات شیخ الاسلام صـ ۲۷)

اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کی صحت بالفرض تسلیم کرنے کے بعد بھی، یہ حدیث مغفرت کی علت تامہ کا اظہار نہیں کرتی، بلکہ مقتضی کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیان کرتی ہے جس کے ساتھ شرائط اور موانع ہو سکتے ہیں جیسے من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ حدیث درست ہے، مگر اس میں شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔ ان شرائط کو نظر انداز کرنے سے مرجیہ کے فرقے کی بنیاد پڑی، بلکہ بعض مصنفین کا تو خیال ہے کہ مرجیہ کے تصور کو سیاسی مقاصد سے یزید اور اس کے بعد کے سلاطین ہی نے قائم کیا ہے، اور اسی غلط تصور میں اس نے ہر قسم کے معاصی کا دیدہ دلیری سے ارتکاب کیا، بلکہ عباسی صاحب کے بڑے معتمد علیہ مورخ ابن کثیر نے بھی یزید کی بد اعمالیوں کا باعث اسی غلط تصور کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

حدثنا اسحٰق بن عیسٰے عن ابی حرمۃ عن ابی ایوب الانصاری انہ قال حین حضرتہ الوفاۃ قد کنت کتمت عنکم شیئا سمعتہ من رسول اللہ صلعم سمعتہ یقول لولا انکم تذنبون لخلق اللہ قوما یذنبون فیغفر لھم وعندی ان ھذا الحدیث والذی قبلہ حمل یزید بن معاویۃ علٰے طرف من الارجاء و رکب بسببہ افعالا کثیرۃ انکرت علیہ۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص۲۵۹)

اسحٰق بن یعقوب کی روایت ہے ابو حرمہ سے، کہ ابو ایوب انصاری نے اپنی وفات کے وقت کہا کہ میں نے ایک بات تم لوگوں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے چھپا رکھی تھی، جو میں نے رسول خداؐ سے سنی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے ہوتے تو اللہ ایک اور جماعت کو پیدا کرتا جو گناہ کرے، تو وہ انھیں بخشے۔ میرے نزدیک یہ حدیث اور اس کے پہلے والی حدیث ہی نے یزید بن معاویہ کو ایک حد تک مرجیہ کے مسلک پر ڈال دیا؛ اور اس کے سبب سے اس نے بہت سے قابل اعتراض افعال کا ارتکاب کیا۔

قاضی اطہر مبارک پوری اپنی کتاب "علیؑ و حسینؑ" میں لکھتے ہیں۔

"اس سے پہلے والی حدیث امن مات لا یشرک باللہ شیئاً جعلہ اللہ فی الجنۃ ہے۔ اسی طرح یزید نے، حضرت معاویہ سے اپنے ولی عہد بننے کا اصرار کرتے ہوئے ایک حدیث بیان کی تھی، اور کہا تھا لانی وجدت فی الآثارات من تقلد امور الامۃ ثلثۃ ایام حرمۃ علی النار" (ص۲۲)"

وہ کہتے ہیں "ہو سکتا ہے کہ ان روایات و احادیث کے ظاہری الفاظ نے یزید کو مرجبہ کی صف اول میں کھڑا کر دیا ہو۔ ارجاء اور مرجیئت نے بنو امیہ کے دور میں ان ہی حالات میں جنم لیا اور حکمرانوں کی خرابی کو برداشت کرنے کے لئے اس وقت کی سیاست نے یہ ذہن پیدا کیا، اور بڑے بڑے گناہ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے رحمت و مغفرت کی رجاء اور امید کا نظریہ پیش کیا۔ اور ہر طرح کے گناہ اور گناہگار کو انگیز کر کے، اس کے خلاف نفرت و حقارت کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جذبہ ختم کرنے کی کوشش کی ۔

(علیؑ و حسینؑ ص۲۴۶)

تیسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں بہ فرض صحت قسطنطنیہ کا نام نہیں ہے بلکہ مدینۂ قیصر کی لفظ ہے، اور یہ امر ثابت نہیں ہے کہ بروقت صدور حدیث مدینۂ قیصر کا اطلاق قسطنطنیہ پر ہوتا ہو اور وہ ملک روم کا دارالسلطنت ہو۔

مولوی نہال احمد صاحب حنفی امروہوی لکھتے ہیں :۔

"جب تک کسی مخصوص شہادت سے یہ ثابت نہ کیا جائے کہ زمانہ رسالت مآب میں قسطنطنیہ، اور صرف قسطنطنیہ ہی مدینۂ قیصر بطور علم بولا جاتا تھا، ہم محض کسی شخص کی ذاتی رائے کی بنا پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ مدینۂ قیصر سے آنحضرت کی مراد خاص قسطنطنیہ ہی تھی۔ فتح الباری میں ابن التین اور ابن المنیر کے بیانات موجود ہیں، جن میں کہا گیا ہے کہ مدینۂ قیصر سے مراد شہر حمص ہے۔"

(ناصبان ملک عضوض ص۲۶۵)

مولوی عبدالشکور صاحب سابق مدیر النجم لکھتے ہیں :۔

"یرموک کی لڑائی میں شکست پانے کے بعد بادشاہ روم اپنے دارالسلطنت حمص سے بھاگ گیا۔ الخ"

(سیرت خلفائے راشدین ص۳۹)

اکبر شاہ خاں لکھتے ہیں :۔ "انطاکیہ قیصر ہرقل کا ایشیائی دارالسلطنت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھا۔ (تاریخ اسلام ص۲۳۹)

چوتھے:۔ اس حدیث کے (بفرض صحت) الفاظ یہ تھے، کہ پہلی فوج جو قیصر کے شہر پر جہاد کرے گی۔ ان کے لئے مغفرت ہے، مگر خود عباسی صاحب کے قلم سے آگے چل کر اس استدلال کی رد ہو گئی ہے جب آپ نے یزید کے مدائح و مناقب میں عنوان قائم کیا ہے "حرارت دینیہ و خدمات ملیہ" اور اس کے تحت میں لکھا ہے کہ

"معاویہ نے رومی عیسائیوں کے خلاف ۱۶ مرتبہ غزوات اور جہاد کئے تھے۔"

اور بدایہ اور نہایہ کے حوالے سے یہ درج کیا ہے کہ گرمیوں اور سردیوں میں (جداگانہ) عسکری مہیں بھیجا کرتے تھے۔ (صفحہ ۳۱۰) پھر لکھتے ہیں:۔

"یزید جیسے پرجوش قریشی نوجوان کو زمانہ شباب میں جہادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی تڑپ بے چین کئے ہوئے تھی۔ آخر کار اپنے والد محترم سے درخواست کی کہ گرمیوں کی عسکری مہم پر مجھے تعینات کریں (صفحہ ۳۱۱)

"آخر کار" کی لفظ صاف بتاتی ہے کہ یہ بہت سی مہموں کے بعد کی بات ہے۔

اس صورت میں وہ حدیث کہ اول جیش "سب سے پہلا لشکر" اس "آخر کار" والی مہم پر کیونکر منطبق ہو سکتی ہے۔؟

جیسا کہ قاضی محمد اطہر مبارک پوری نے لکھا ہے:۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بخاری میں یہ حدیث متعدد مقامات پر آئی ہے۔ مثلاً کتاب الاستیذان
حین باب من زار قوما فقال عندھم میں، یا کتاب الجہاد کے غزوۃ المرۃ
فی البحر میں، نیز کتاب الجہاد کے باب من یصرع فی سبیل اللہ فمات ھو
منھم میں۔ باب ماقیل فی قتال الروم ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں
اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا قالت ام حرام قلت یا
رسول اللہ انا فیھم قال انت فیھم" اس کے لئے وہ لکھتے ہیں:۔

"پہلا بحری غزوہ جیسا کہ معلوم ہوا ہے حضرت عثمان کے دور
خلافت میں ہوا، اور معاویہ کی امارت میں ان کے اصرار سے ہوا، جس
میں ام حرام بنت ملحان اپنے شوہر کے ساتھ شریک ہوئیں، اور قبرص
میں اپنی سواری سے گر کر شہید ہوئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔"

(علیؑ و حسینؑ صـ۲۴)

فتح قسطنطنیہ کے سلسلہ میں جناب مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم
دیوبند لکھتے ہیں۔

"صاحب عمدۃ القاری شارح بخاری نے اسے تسلیم ہی نہیں کیا کہ
قسطنطنیہ کے جس غزوہ میں اکابر صحابہ شریک ہوئے تھے، وہ یزید کی قیادت
میں ہوا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

قال صاحب المرأۃ والاصح ان یزید بن معاویۃ غزا
القسطنطنیۃ فی سنۃ اثنین وخمسین وقیل سنۃ معاویۃ
جیشا مع سفیان ابن عوف الی القسطنطنیۃ فادخلوا فی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بلاد الروم وكان فى ذلك الجيش ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وابو ايوب الانصارى وتوفى ابو ايوب فى مدة الحصار قلت الاظهر ان هؤلاء السادات من الصحابة كانوا مع سفيان هذا ولم يكونوا مع يزيد بن معاوية۔ (عمدة القاری ج ۷ صفحہ ۶۴۹)

مصنف مرآۃ نے کہا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یزید بن معاویہ نے قسطنطنیہ کی جنگ میں ۵۲ھ میں شرکت کی ہے، اور کہا گیا ہے کہ معاویہ نے ایک لشکر سفیان بن عوف کے ساتھ قسطنطنیہ کی جانب روانہ کیا۔ یہ لوگ ملک روم کے اندر دور تک چلے گئے۔ اس لشکر میں ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر اور ابو ایوب انصاری تھے، اور محاصرہ کے دوران میں ابو ایوب کی وفات ہوئی میں کہتا ہوں کہ زیادہ ظاہر امر یہ ہے کہ یہ بزرگ صحابہ اس سفیان کے ساتھ تھے۔ یزید بن معاویہ کے ساتھ نہیں تھے۔

اکبر شاہ خاں تحریر کرتے ہیں:۔

جب عظیم الشان لشکر مرتب ہو گیا، تو سفیان بن عوف کی سپہ سالاری میں قسطنطنیہ کی جانب روانہ کیا۔ اور سفیان بن عوف کی ماتحتی میں اپنے بیٹے یزید کو بھی جو ساقہ فوج کا افسر تھا۔ ایک حصۂ فوج دیا۔ (تاریخ اسلام صفحہ ۱۴)

بس اب آخر میں جہاد قسطنطنیہ میں یزید کی شرکت کی وہ جب بھی ہوئی ہو روداد سن لیجئے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔

وفى هذه السنة وقيل سنة ستين سير معاوية جيشا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كثيفا الى بلاد الروم للغزاة وجعل عليهم سفيان بن عوف وامر ابنه يزيد بالغزاة معهم فتثاقل واعتل فامسك عنه ابوه فاصاب الناس فى غزاتهم جوع ومرض شديد فانشأ يزيد يقول :-

ما ان ابالى بما لاقت جموعهم
بالفرقد ونة من حمى ومن شوم
اذا اتكأت على الانماط مرتفقا
بدير مران عندى ام كلثوم

ام كلثوم امرأة وهى ابنة عبد الله بن عامر فبلغ معاوية شعره فاقسم عليه ليلحقن بسفيان فى الروم ليصيبه ما اصاب الناس -
(ابن اثیر : ص۱۹۷)

اور اس سنہ میں اور ایک قول یہ ہے کہ ۶۰ھ میں معاویہ نے ایک بڑا لشکر بلاد روم کی طرف جنگ کے لئے روانہ کیا، اور ان پر سفیان بن عوف کو سردار مقرر کیا، اور اپنے بیٹے یزید کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ جائے، مگر اس نے سستی سے کام لیا۔ اور بیمار بن گیا تو اس کے باپ نے چھوڑ دیا۔ اس جنگ میں لوگوں کو بھوک اور سخت بیماری کا سامنا کرنا پڑا۔ تو یزید نے یہ شعر کہے "مجھے اس کی نہیں پروا جو ان فوجیوں پر گزری مقام فرقدونہ میں، بخار اور نحوست سے، جبکہ میں ریشمی گدوں سے لگا ہوا دیر مران میں بیٹھا ہوں، اور میرے پاس ام کلثوم موجود ہے۔"

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ ام کلثوم اس کی بیوی کا نام ہے جو عبداللہ بن عامر کی لڑکی تھی معاویہ کو اس کے ان شعروں کی اطلاع ہوئی، تو انھوں نے اسے قسم دی کہ وہ سفیان کے پاس سرزمین روم پر ضرور جائے تاکہ وہ بھی اس مصیبت کو جھیلے جو اور لوگوں کو جھیلنا پڑی۔

مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس سے ایک طرف یہ کھلا کہ یزید کو جہاد کا کتنا شغف تھا؟ جسے عیش پرستی میں یہ انہماک ہو، کہ باوجود امیر کے امر کے، طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے جہاد سے جان بچائے۔ پھر اس کے ساتھ خود غرضی اور خود منفعی کا یہ عالم کہ وہاں تو مجاہدین پر بھوک، پیاس، اور بیماری کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں، اور یہاں یزید داد عیش دیتے ہوئے ترنم کر رہا ہے، کہ مجھے پرواہ نہیں ہے کہ کون بھوک پیاس میں مر رہا ہے، اور کون دکھ درد کا شکار ہے۔ مجھے تو دیر مراں کے مکلف فرش، تکئے، اور ان کے ساتھ ام کلثوم کی ہم بستری چاہیئے۔ کہاں کا جہاد، اور کہاں کے مجاہد" (شہید کربلا اور یزید ص ۱۶۰)

"یزید اس جہاد میں خود اپنے داعیہ سے شریک نہیں ہوا، بلکہ اپنے والد بزرگوار کے حکم سے، اور انھوں نے یہ حکم بھی اسے اگر دیا، تو تعزیراً دیا تاکہ اسکی عیش پرستی پر کوئی زد پڑے، اور اسے اس تعیش پسندی، اور غفلت پروری کی سزا مل جائے" ص ۱۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قاضی اطہر مبارک پوری نے اس روئداد کو ابن خلدون کی زبانی نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں :۔

"امیر معاویہ نے ۵۰ھ میں ایک بہت بڑا لشکر بسر افسری سفیان بن عوف بلاد روم کی طرف روانہ کیا، اور اپنے لڑکے یزید کو بھی ان کے ہمراہ جانے کا حکم دیا، لیکن یزید نے جانا پسند نہ کیا۔ معذرت کی، اس پر امیر معاویہ نے اس کی روانگی ملتوی کر دی، اتفاق سے مجاہدین کو اس لڑائی میں اکثر مصائب کا سامنا ہوا۔ یزید کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ بے ساختہ اشعار ذیل پڑھنے لگا۔

مالی ابالی بمالاقتہ جموعھم بفرقدنہ من حمی و من شوم
اذا اتکأت علی الانماط مرتفعا بدیر مران عندی ام کلثوم

امیر معاویہ کے کانوں تک ان اشعار کی آواز پہونچ گئی۔ یزید کے بھیجنے کی قسم کھالی (ترجمہ تاریخ ابن خلدون ج ۵ صد ۲۳ و ۲۴)

کیا اس پہ کہنے والے کو یہ کہنے کی ہمت ہوتی ہے کہ

"یزید کو زمانہ شباب میں جہادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی تڑپ بے چین کئے ہوئے تھی۔"

شرم! شرم!

اس کے علاوہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے اپنے باپ کی بہت سی محنت پر، اپنے دور میں پانی پھیر دیا، چنانچہ علامہ بلاذری لکھتے ہیں:

بعث الیہا بالفی عشر الفا کلھم اھل دیوان فبنوا المساجد ونقل الیہا جماعۃ من بعلبک و بنی بہا مدینۃ واقاموا یعطون

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الاعطية الى ان توفى معاوية وولى بعده ابنه يزيد فاقفل ذلك البعث وامر بهدم المدينة ــــ وحدثنى محمد بن مصفى الحمصى عن الوليد قال بلغنا ان يزيد ابن معاوية بشا مالا عظيما ذا قدر حتى اقفل جيش قبرص فلما نقلوا هدم اهل قبرص مدينتهم و مساجدهم۔

(فتوح البلدان صفحہ ۱ مصر)

وہاں بارہ ہزار فوجی بھیجے گئے، انھوں نے وہاں مسجدوں کی تعمیر کی، اور بہت سے بعلبک کے باشندوں کو وہاں منتقل کیا، اور وہاں ایک شہر کی بنیاد ڈال دی، اور ان سب نے وہاں قیام کیا۔ انھیں تنخواہیں دی جاتی تھیں، یہاں تک کہ معاویہ کا انتقال ہو گیا؛ اور انکا بیٹا یزید ان کے بعد حاکم ہوا تو اس نے وہ تنخواہیں بند کر دیں، اور اس شہر کو مسمار کرا دیا۔ اور محمد بن مصفی حمصی نے مجھ سے بیان کیا، ولید کی زبانی کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یزید نے بہت بڑی رقم رشوت میں لے کر قبرص کی فوج کو واپس بلا لیا۔ تو جب وہ واپس چلی گئی تو قبرص کے لوگوں نے ان کے شہر اور مسجدوں کو مسمار کر دیا۔

مرزا حیدر حسین اسسٹنٹ سکریٹری

پبلشی :- امامیہ مشن۔ نخاس۔ لکھنؤ ۱۹۳۲ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسینی فنڈ

امامیہ مشن۔ لکھنؤ

اس فنڈ کے معطیان کو ان کی رقم عطیہ سے بعد منہائی اخراجات ڈاک دوگنی قیمت کے رسائل واقعہ کربلا سے متعلق اردو، ہندی یا انگریزی جس زبان میں مطلوب ہوں، محرم سے قبل ہی بذریعہ ریلوے پارسل یا رجسٹرڈ پوسٹ سے ارسال کر دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ خود ہی اپنے وہاں "یوم عاشورہ" اس لٹریچر کو برادران وطن میں مفت تقسیم کرتے ہیں اور اس طرح ہمارے وطنی بھائی بھی کربلا کی عظیم قربانی اور اس کے پس منظر سے باخبر ہو کر اسلام حقیقی سے متعارف ہو رہے ہیں۔

تمام برادران ایمانی کا فریضہ ہے کہ اس اہم دینی مقصد کے سلسلہ میں اپنے اس مشن کی کسی ممکن امداد سے دریغ نہ کریں اور حسینی فنڈ میں اپنے گراں قدر عطایا سے امداد فرما کر عنداللہ و عندالرسولؐ ماجور ہوں۔ اس فنڈ میں چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جاتی ہے۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ ۳

Presented By: https://jafrilibrary.com